مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہِ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

فضائل حضرت فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم

رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے جو بات نکل جاتی ہے وہ دلیل بن جاتی ہے

تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب

(کیسٹ نمبر ۳۹ سائیڈ بی/ ۸۴-۸-۳۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ. (مشکوۃ شریف ص ۵۷۱)

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے تھے تو کسی شخص نے کہا بچے کو خطاب کر کے کہ اے بچے کیا خوب سواری پر تم سوار ہوئے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جو میرے اُوپر سوار ہے یہ بھی بہت اچھا ہے۔ دونوں جملے مزاحیہ ہیں لیکن جناب رسول ﷺ کی زبانِ مبارک سے جو بات نکل جائے وہ دلیل بن جاتی ہے چاہے وہ آپ نے مزاقاً ہی فرمایا ہو کیونکہ یہ بات لامحالہ رجحانِ طبع کو بتاتی ہے پسند کو تو ظاہر کرتی ہے، اس لحاظ سے اس روایت کو نقل کر دیا جاتا ہے۔ حضرت حذیفہ ابن یمانؓ بڑے صحابی ہیں ان کو زیادہ شوق تھا یہ معلومات حاصل کرنے کا کہ آگے کو فتنے کیا پیش آنے والے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں یہ سوالات اس لیے کیا کرتا تھا تاکہ فتنوں سے بچ سکوں تو وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جانا چاہتا ہوں میں وہاں مغرب کی نماز پڑھوں گا اور یہ اُن سے چاہوں گا کہ میرے لیے اور آپ کے لیے رسول اللہ ﷺ یہ دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو معاف کردے

دونوں کی مغفرت فرمادے۔ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے ساتھ ہی مغرب کی نماز پڑھی، رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد نوافل میں مشغول ہوگئے درمیان میں گفتگو کا موقع نہیں مل سکا حتّٰی کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی عشاء کے بعد رسول اللہ ﷺ جب فارغ ہوکر واپس جانے لگے تو میں پیچھے پیچھے چلا آپ نے میری آواز سُنی مثلاً پاؤں کی چاپ یا کچھ اور تو دریافت فرمایا کون ہے حذیفہ ہیں؟ خود ہی پہچان بھی لیا، میں نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَاحَاجَتُکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَلِاُمِّکَ تمہیں کیا ضرورت پیش آئی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری والدہ کو اپنی مغفرت سے نوازے۔ جس لیے یہ گئے تھے وہ بات جناب رسول اللہ ﷺ نے ازخود ارشاد فرمادی پھر یہ ارشاد فرمایا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جواب سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا تھا اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ اجازت چاہی کہ یہاں آئے مجھے سلام کرے اور یہ ایک بشارت بھی لایا ہے وہ یہ ہے کہ اِنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ [1] کہ فاطمہ جو ہیں یہ سیّدۃ النساء ہیں اور حسن وحسین جو ہیں جوانوں کے سردار ہیں جہاں ان کو اس لقب سے یاد کیا جائے گا۔

حضرت ابوبکرؓ کا دور اور حضرت علیؓ وحسنؓ :

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اس میں بھی ان کی محبت کا اسی طرح سے حال رہا ہے۔ حضرت عقبہ ابن حارثؓ بتاتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی پھر چلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ تھے انہوں نے دیکھا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کہ یہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں فَحَمَلَہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ اُنہوں نے انہیں اپنی گردن پر اُٹھالیا وَقَالَ بِاَبِیْ شَبِیْہٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَبِیْھاً بِعَلِیٍّ۔

بِاَبِیْ کا مطلب :

بابی کا معنٰی یہ تو نہیں ہے کہ باپ کی قسم کیونکہ قسم تو غیر اللہ کی منع ہے باقی یہ قسم کے علاوہ اس طریقہ پر تاکید کے لیے کلام میں زور دینے کے لیے ایک جملہ کا کام دیتا ہے۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہے علی کے مشابہ نہیں ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہی ساتھ تھے وَعَلِیٌّ یَضْحَکُ [2] حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سنتے رہے اور ہنستے رہے تو آقائے نامدار ﷺ نے حضرت حسن حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو چاہا ہے ان سے بہت محبت فرمائی ہے ان کو بہت پسند کیا ہے اور ہمیشہ ہی آقائے نامدار ﷺ سے اچھے کلمات منقول ہیں یہ بھی تلقین فرمائی ہے کہ ان سے محبت رکھی جائے ان کی تعظیم ملحوظ رکھی جائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عقائد پر قائم رکھے۔ (آمین)۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۱ [2] مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۲